جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں عربی ریفریشر کورس کا اہتمام
مدینہ یونیورسٹی کا ایک مستحسن اقدام

افادیت، ضرورت، اور غرض وغایت

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہم جب یہ بات کرتے یا سنتے ہیں تو ذہن میں فوراً یہ بات آتی ہے کہ اسلام زندگی کے تمام امور کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ خواہ اس کا تعلق عبادت سے ہو یا معاملات سے، تجارت سے ہو یا اقتصادیات سے، جہاد سے ہو یا سیاسات سے، خاندانی معاملات ہوں یا نجی زندگی۔ غرضیکہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور بہترین سنہری اصول فراہم کرتا ہے اور ایک ایسا فلاحی نظام دیتا ہے، جس کی نظیر دنیا کے کسی وضعی نظام میں نہیں ملتی۔ یہ تو ہماری اپنی کوتاہی ہے کہ ہم نے شریعت سے صحیح رہنمائی حاصل نہیں کی اور نہ ہی اسلام کے اصل ماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست استفادہ کی جستجو کی۔ غالباً اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں ماخذ عربی زبان میں ہیں۔ اور ان سے براہ راست وہی شخص مستفید ہو سکتا ہے جو عربی زبان پر عبور رکھتا ہو۔ عربی زبان کی بلاغت وفصاحت اور وسعت سے کون شخص آشنا نہیں؟ بد قسمتی سے ہمارے ہاں عربی زبان کی ضرورت اور افادیت کو محسوس نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ہمارا مکمل دین اسی زبان میں ہے۔ ضرورت تو اس بت کی تھی کہ عربی زبان کو عام کرنے اور عوام الناس کو سکھلانے کیلئے وسیع پیمانے پر اس کے انتظامات کئے جاتے اور خصوصی پروگرام

مرتب کئے جاتے۔ لیکن بد قسمتی سے لوگوں میں بھی عربی زبان سیکھنے کا ذوق اور شوق نہیں۔ اور سب سے افسوسناک بات تو یہ ہے کہ حکومت بھی اس طرف قطعاً توجہ نہیں دے رہی۔ ہمارے سکولوں اور کالجوں کے نصاب تعلیم میں بھی عربی محض برائے نام ہے اور جن کلاسوں میں عربی لازمی ہے وہ بھی واجبی سی ہے جس سے بتدی طالب علم عربی کے حروف ابجد سے بھی واقف نہیں ہوتا۔

حکومتی نصاب تعلیم کے علاوہ دوسرا نصاب تعلیم دینی مدارس کا ہے لیکن ان میں بھی بعض مدارس میں ابھی تک قدیم نصاب رائج ہے۔ اور اکثر کتابیں فارسی اور اردو کی ہیں۔ یہ عجیب طرفہ تماشہ ہے۔ کہ عربی زبان اور اس کے قواعد و ضوابط پڑھانے کیلئے فارسی ذریعہ تعلیم اپنایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ طلبہ میں عربی زبان بولنے اور سمجھنے کی اہلیت پیدا نہیں ہوتی۔ عربی زبان کے ساتھ یہ زیادتی بڑی عجیب ہے کہ عربی، فارسی اور اردو میں پڑھائی جائے۔ اب تو عربی کے قواعد گرائمر کے علاوہ انشاء اور دیگر اہم کتب عربی زبان میں نہ صرف دستیاب ہیں۔ بلکہ یہ کتب فارسی سے بدرجہا افضل ہیں۔

جن مدارس اور جامعات نے اپنے قدیم نصاب پر نظر ثانی کی ہے اور اپنے نصاب میں مناسب تبدیلی کی ہے اور جدید عربی کتب کو اپنے نصاب میں داخل کیا ہے۔ وہاں کے فارغ التحصیل علماء کرام عربی زبان میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور شریعت کے اصل ماخذ سے براہ راست بہتر استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان مدارس میں پاکستان کی ممتاز اور مثالی درسگاہ الجامعۃ السلفیہ فیصل آباد سر فہرست ہے۔ جامعہ روز اول سے بہتر سے بہترین کی جستجو میں سرگرداں رہا ہے اور اس نے اپنے

نصاب میں بڑی وسعت پیدا کی ہے۔ جامعہ کے نصاب کی اہم خصوصیات میں یہ بات شامل ہے کہ اس میں چاروں آئمہ کی فقہ کی تدریس ہوتی ہے۔ اور بغیر کسی مذہبی تعصب کے کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح مسئلہ کی نشان دہی کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح عربی زباندانی کیلئے ہر مکتب فکر کے علماء کی کتب سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ جامعہ سلفیہ کی نصاب کمیٹی ہر تین سال بعد نصاب پر غور و فکر کرتی ہے۔ اور اسے بین الاقوامی معیار کے مطابق ترتیب دیتی ہے۔ اور یہ بات تو جامعہ کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ کہ اسلام کے تہذیبی اور ثقافتی ورثے کو لوگوں تک اسی زبان میں منتقل کیا جائے۔ تاکہ طالب علم زیادہ سے زیادہ اسلام کے اصل ماخذ سے مستفید ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جہاں جامعہ میں طریقہ تدریس عربی زبان میں ہے۔ وہاں مختلف اوقات میں وہاں عربی ریفریشر کورس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے عربی تعلیم کو فروغ دیا جاسکے اور وہ لوگ جو جامعہ میں باقاعدہ داخل ہو کر تعلیم حاصل نہ کر سکتے ہوں وہ ان مختصر المعیاد کورسوں سے مستفید ہو سکیں۔ لہذا اس سلسلے میں جامعہ نے دو سال قبل بھی مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کے تعاون سے چالیس روزہ عربی ریفریشر کورس کا اہتمام کیا اور اس میں عربی ٹیچر اور لیکچرار کو مواقع فراہم کیا تاکہ وہ بھی عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکیں اور جدید طریقہ تدریس سے بھی انہیں آگاہی حاصل ہو۔

امسال بھی جامعہ سلفیہ کے صدر جناب میاں فضل حق صاحب کی خصوصی کوشش سے مدینہ یونیورسٹی کے زیراہتمام جامعہ سلفیہ میں عربی ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مدینہ یونیورسٹی کے آٹھ رکنی اساتذہ کی ٹیم نے شرکت کی اور

تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ وفد کے قائد جناب فضیلتہ الدکتور علی سلطان الحکمی سعودی عرب کے معروف عالم دین اور ماہر تعلیم ہیں آپ کی زیر نگرانی کورس کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس کورس کا نصاب انتہائی مختصر اور جامع ہے۔ جس میں تفسیر، حدیث، عقیدہ، سیرت، عربی گرائمر (صرف و نحو) اور جدید طریقہ تدریس شامل ہے۔ اس نصاب کو ممتاز علماء اور ماہرین تعلیم نے ترتیب دیا ہے۔ کورس میں شامل تمام کتب مدینہ منورہ سے منگوائی گئی۔

امسال اس کورس میں ۱۴۰ طلبہ شریک ہوئے۔ جن میں عربی ٹیچر، عربی لیکچراروں کے علاوہ فارغ التحصیل علماء شامل ہیں۔ پاکستان کے علاوہ غیر ممالک کے وہ طلبہ جو پاکستان میں زیر تعلیم ہیں نے شرکت کیں۔ ان میں افغانستان، بنگلہ دیش، مالدیپ، یوگنڈا، سری لنکا، مالی، جزر القمر کے طلبہ نمایاں ہیں۔

چالیس روزہ کورس کے اختتام ہر طلبہ کا باقاعدہ امتحان ہوا اور کامیاب طلبہ کو مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے باقاعدہ ڈپلومہ دیا گیا جس کیلئے جامعہ سلفیہ میں ایک شاندار اور پروقار تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن سکولز فیصل آباد ڈویژن جناب ریاض احمد چودھری بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔

جامعہ سلفیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے الشیخ عبدالحنان زاہد نے تقریب سے عربی میں خطاب کیا۔ انہوں نے عربی زبان کی اہمیت اور اس کی ضرورت کو بہت خوبصورت پرائے میں بیان کیا۔ اور اس موقعہ پر سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جن کی رغبت سے یہ کورسز دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور پاکستان میں عرصہ نو سال سے متواتر

یہ کورسز منعقد ہو رہے ہیں۔ آپ نے مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر جناب ڈاکٹر عبداللہ بن صالح کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کمال مہربانی سے جامعہ سلفیہ کا انتخاب اور اس ادارے پر اعتماد کا اظہار کیا۔ آخر میں آپ نے دورہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ جنہوں نے بڑی محنت اور لگن سے قرآن و سنت کی زبان (عربی) کی تدریس کرائی۔ اور طلبہ کی تربیت میں مثالی کردار ادا کیا۔ اس کے بعد طلبہ کی طرف سے جامعہ کے طالب علم جناب خالد اکرم نے خطاب کیا۔ انہوں نے طلبہ کی نمائندگی کرتے ہوئے سعودی حکومت اور مدینہ یونیورسٹی کا بطور خاص شکریہ ادا کیا اور آخر میں کورس کے عمدہ انتظامات کرنے پر جامعہ سلفیہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ دورہ میں شریک وفد کے سربراہ جناب ڈاکٹر علی سلطان الحکمی نے بھی اس موقعہ پر خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ عربی کورسز دار اصل سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد کی خواہش پر مختلف اسلامی ممالک میں منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ ان کے ذریعے سے اسلامی تہذیب و ثقافت کو ان ممالک میں اسی زبان میں منتقل کیا جائے۔ اور آپس میں اتحاد اور اخوت کی فضا پیدا کی جائے۔ اس وقت یہ کورسز بھارت، انڈونیشیا، سینی گال بنگلہ دیش اور پاکستان میں منعقد کئے گئے۔

انہوں نے فرمایا کہ ہمارے دین اور ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم عربی زبان سیکھیں اور سکھلائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسلامی علوم سے واقفیت حاصل کر سکیں انہوں نے کورس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کورس کا مقصد۔

۱۔ مسلمان طلبہ کے ساتھ رابطہ پیدا کرنا، اور ان میں سے بہترین طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کیلئے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کا مواقع فراہم کرنا ہے۔

۲۔ جو طلبہ کسی وجہ سے مدینہ یونیورسٹی نہ جاسکتے ہوں۔ انہیں ان مختصر کورس کے ذریعے عربی زبان سے آگاہی فراہم کرنا اور کتاب وسنت کی تعلیم دینا۔

۳۔ دوسرے علوم اور عربی زبان میں ربط پیدا کرنا اور شریعت کے تمام علوم کی عربی زبان میں تدریس کرنا۔ تاکہ طلبہ براہ راست شریعت سے آگاہ ہوسکیں۔

۴۔ مدینہ یونیورسٹی کے قابل ترین اساتذہ کے علمی تجربہ سے پاکستانی اساتذہ کو فائدہ پہنچانا ہے تاکہ جدید طریقہ تدریس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ فائدہ طلبہ کو پہنچا سکیں۔

۵۔ دینی مدارس اور جامعات کے درمیان رابطہ مضبوط کرنا۔ اور دورہ کے موقعہ پر انہیں نصاب کے بارے میں مفید مشورہ دینا۔

اس کے بعد مہمان خصوصی جناب ریاض احمد چوہدری نے تفصیلی خطاب فرمایا انہوں نے اپنے خطاب میں سعودی حکومت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جو ہر سال پاکستانی اساتذہ کو عربی کورسز کرانے کا اہتمام کرتی ہے۔ اور اپنے تعاون کا بھی مکمل یقین دلایا۔ انہوں نے اس موقعہ پر اساتذہ کرام پر زور دیا کہ وہ صحیح معنوں میں اپنا کردار ادا کریں اور تعلیم کے ساتھ طلبہ کی تربیت پر توجہ دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جامعہ سلفیہ جیسی عظیم درسگاہ موجود ہے۔ جہاں تعلیم کے ساتھ عمل پر زور دیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ مزید محنت کی ضرورت ہے کہ ان دینی اداروں کو بطور نمونہ لوگوں کو پیش کرسکیں کہ ہم جو تعلیم دیتے ہیں اس

پر عمل بھی کراتے ہیں- کیونکہ پاکستان میں حالات کی خرابی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم لوگ باتیں بہت کرتے ہیں مگر عمل کے بارے میں بالکل کورے ہیں- انہوں نے جامعہ سلفیہ کے اس اقدام کو مستحسن قرار دیا اور صدر جامعہ جناب میاں فضل حق کی کوششوں کو سراہا- آخر میں طلبہ میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے گئے-

اس کورسز کے انعقاد کیلئے جامعہ کے پرنسپل کی مساعی بھی قابل قدر ہے جن کی شب و روز محنت سے یہ دورہ نتیجہ خیز رہا-

امید ہے آئندہ بھی جامعہ سلفیہ عربی زبان کے فروغ کیلئے بہتر خدمت پیش کرے گا اور عربی تعلیم کے علاوہ شریعت کے نفاذ کیلئے اپنی توانائی صرف کرے گا-

جامعہ سلفیہ کے اس اقدام کو نہ صرف سراہتے ہیں بلکہ خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ اس کورس میں انہوں نے تمام مکتبہ فکر کے طلبہ کو برابر موقع فراہم کیا- جس سے مسلمانوں میں باہمی اتحاد اور اخوت اور یک جہتی کی بہترین فضا پیدا ہوئی-

حکومت سعودیہ جو ہمیشہ اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرتی رہی ہے وہاں اس طرح کے کورسز منعقد کرا کے مسلمانوں میں اخوت کو فروغ دینے میں قابل قدر کوشش سرانجام دے رہے ہیں- اس مناسبت سے ہم سعودی عرب کے فرمانروا ملک فہد بن عبدالعزیز ان کی حکومت رشیدہ مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر عبداللہ اور وفد کے قائد جناب ڈاکٹر علی سلطان الحکمی کے تہہ دل سے شکر گزار نہیں- اور دعا گو نہیں- کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید اسلام کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے- آمین